

هَذَا كِتَابٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْقَوْمِ النَّاصِحِينَ

# بصیرت

حصہ اول



مکتبہ رضوان، گنج بخش دہلاہو

maahat.com



ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور میرے خیال میں مدبر تخلیق بھی اس سے متفق ہوں گے۔

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اتنا ضروریات دین سے ہے کہ اللہ عزوجل  
**عِلْمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ** | نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا  
 لیکن یہ بعض غیب جس پر نہ تو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا آیا روزِ ازل سے یومِ آخر تک تمام کائنات کو شامل ہے  
 جیسا کہ علومِ آیات و احادیث کا مفاد ہے یا اس میں کچھ تخصیص ہے تو بہت سے اہل ظاہر و باطن خصوصاً  
 علمائے علوم خمس کو، کسی نے علم روح کو، کسی نے علم قیامت کو، کسی نے مقدمات کو خاص کیا لیکن  
 اس کے ساتھ ساتھ بہت سے علماء و محدثین و مفسرین و ائمہ دین و بکثرت علماء ظاہر نے اس میں کوئی تخصیص  
 نہیں کی اور آیات و احادیث کو ان کے علوم پر اسی طرح رکھا جس طرح ہم رکھتے ہیں اور حضور کے لیے علم  
 ما کان و ما یكون کا اسکی تفصیل سے اثبات کیا جیسے ہم کرتے ہیں۔ جس سے یہ واضح ہو گیا کہ جس شخص  
 سے ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں، یہ ہمارا قول منہ رہے اور نہ ضروریات  
دین سے ہے اور نہ ضروریات مذہب سے، بلکہ اب فناء میں ہے۔ اور جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بعض وعناد کی بنا پر اس تفصیل سے حضور کے لیے علم ما کان و ما یكون کا اثبات نہیں کرتے، ہم ان کو  
کافر و گمراہ، تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب  
قدس سرہ العزیز نے خالص الاعتقاد طہرہ پر الدولۃ المکیہ میں اس کی صحت و صریح لفظوں میں تصریح  
فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:-

لقد رغبنا ان نایم بم آخر کا مطلب یہ ہے کہ ابتلائے دین سے بے گزری جنت و نرگ کا علم ہمیں کو ما کان و ما یكون  
 سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ہمیں کی تصریح ان لفظوں میں ہم کرتے ہیں کہ:-

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ابتلائے آخر فیض سے بے گزری است تک جو کچھ ہو چکا ہے  
 جو ہوتا ہے جو ہوا سب کا تفسیر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

قیامت کی ابتلائے آخر وہی ہے جس سے ہماری اللہ عزوجل جنت و نرگ پر ختم ہو گیا۔ توحید تک جتنی بہت میں اللہ عزوجل میں ہے  
 جتنی ہے اس وقت تک کے اس علوم ہمارے دھونی میں ن نقل میں اللہ قیامت کے بعد کے معلومات ہمارے دھونی

ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور میرے خیال میں میری جہنمی بھی اس سے متعلق ہوں گے۔

علم مَا كَانَ وَمَا يَكُون | نے حضور ﷺ سے سنی اللہ علیہ وسلم کو بعض علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا لیکن یہ یحییٰ بن یسوع اور اہل بیت کو مطلع کیا آیا روزِ ازل سے یومِ آخر تک تمام کائنات کو شامل ہے جیسا کہ علومِ آیات و احادیث میں کچھ تفصیلاً ہے تو جہت سے اہل ظاہر و باطن خصوصاً علمائے کسی نے علومِ غیبیہ کو کسی نے علمِ روح و نبیائے کرام کو کسی نے مشاہدات کو خاص کی لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے علماء و محدثین و مفسرین و مفسرین و مفسرین نے اس میں کوئی تفصیل نہیں کی اور آیات و احادیث کو ان کے علوم پر اسی طرح رکھا جس طرح ہم نے ان کے علم کے لیے علمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُون کا اسی تفصیل سے انشاء کیا جیسے ہر کتب میں جس سے وہ نسخہ ہوا اور جس سے ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علمِ غیبیہ ثابت کرتے ہیں، یہ سارا قولِ نبی ﷺ ہے اور حضور ﷺ دن سے ہے اور نہ حضور ﷺ مذہب سے، بلکہ آپ ﷺ سے ہے۔ اور جو لوگ حضور ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد کی بنا پر اس تفصیل سے حضور کے لیے علمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُون کا اثبات نہیں کرتے، ہم ان کو کافر و کفرانہ اور کفارناستق بھی نہیں کہتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم الشان مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز نے خالص الاعتقاد و مفسر پر الدولہ الکیہ میں اس کی صحت و مزین لفظوں میں تصریح فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ۱۔

۱۔ روزِ ازل سے ہم آخر تک مطلب ہے کہ کہ بتوانے دنیا سے لے کر آخرِ جنت و نہر تک ہمیں کو علمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُون سے آگاہ کیا، جہاں ہے اور ہر کتب و اشعار میں ان لفظوں میں ہم کہتے ہیں کہ ۱۔

حضور ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ابتداء سے آخرِ جنت تک ہمیں ہم کہتے ہیں کہ ۱۔

جو ہر زمانہ ہے جو ہر سبب کا فیصلہ فرماتا ہے

قریہ سے کہ بتوانے ان سے ہمیں اللہ عزوجل نے ہمیں ہم کہتے ہیں کہ ۱۔ جو ہر زمانہ ہے جو ہر سبب کا فیصلہ فرماتا ہے

9639940168

هَذَا هَذَا وَاللَّائِسَ وَهَذَا وَرَحْمَةُ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

# بصیرت

حسد ازل

علامہ سید محمود احمد  
رضوی مدبرِ رضوان کے تحریر  
کردہ تفسیری فقہی مذہبی اخلاقی  
اصلاحی مضامین کا ایمان افروز  
باطل سوز مجموعہ

مکتبہ رضوان گنج بخش دہلاہو

marfat.com



۱۵۴

مسئلہ  
در علم غیب رسول اللہ  
ﷺ  
از  
امام ربیع بن خلیفہ بغدادی  
مفسر  
الامامیات ۱۰۰ ج ۱ ص ۱۰۰

فقیہ مالکیہ حنبلیہ ہر چہار مذاہب کے علماء و مجتہدین میں  
ف نہیں ہے اور نہ مسئلہ اعتقاد یہ ان چاروں میں مختلف  
کتا ہے اس لئے کہ یہ باہمی اختلافات مذاہب اربعہ کے  
فروع عملیہ میں ہیں نہ اصول اعتقاد یہ میں پس اس میں ہر چہار رائے مذاہب  
وجملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔ اور

اس مدعے کے اثبات پر ہزاروں احادیث و آیات شامل ہیں جن میں  
تصریح یا دلالت اس امر کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی اور

۲۳۳

فتاویٰ رشیدیہ



یار سول کبریا فریاد ہے  
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے  
مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ  
میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے

کیسے ہیں۔

(جواب) ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع  
فرمادے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور بعقیدہ عالم الغیب اور فریاد رس ہونے  
کے شرک ہیں اور جامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہذا مکروہ ہوویں گے واللہ



رضا خانی مناظر عمر اچھروی لکھتا  
ہے کہ ہمبستری کے وقت بھی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود

ہوتے ہیں

نعوذ باللہ

مقیاس حنفیت ص 291

مقیاس حنفیت ۲۸۲ دلائل حاضرہ و انظار احادیث

حضرت ام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کے لوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی کہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو نہ دیکھو۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

۱۔ البرد اوّل ۱۴۰-۱۳۹ھ

اور ثانیہ ۱۴۱-۱۴۰ھ

تھے۔ یہی قرآن کی سورۃ اور تشہد کے الفاظ ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

مقرر فرمایا کہ اس جہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر واضح دلیل ہے۔

مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا ہم تشہد رکھا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آپ کی کلمات آپ کی حضور کی کے اللہ تعالیٰ نے

استقبال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضور کی واسطے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمایا۔

وہ کلمات یہ ہیں کہ وہ با صریحاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مَنْذُوكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جب نمازی تشہد کے وقت پیش آتا ہے تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے یعنی با وضو ہونا

قبلہ رخ ہونا نماز میں مشغول ہونا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر موداد ادا کرنا ہے۔ کہ اس

نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی حالت پر سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ

نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر صلی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرنا چاہتا ہے۔ اور سلام ادا کیا کہ ناچ گونج

سلام سے ناسخ ہونے کے بعد اس عہد سے متغیر ہونا یہ عین اتفاق کی دلیل ہے۔

میر تقی میر کے ہاں اس میں سن فلں جہاں لی بھی سی کھتے ہیں۔

مقیاس حنفیت

SHOAIB IKRAM HAYATI



تینوں میں غلط فہمی ایک تو یہی سماع موٹے کہ وہ سماع عرفی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے۔

دوسرے معراج جسدی کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ ام المؤمنین فرماتی ہیں ما فقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسد اقدس میرے پاس سے کہیں نہ گیا حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرما رہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اس وقت ام المؤمنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اُسے اُس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی۔

تیسرے علم مافی الغد کے بارہ میں ام المؤمنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم مافی الغد تھا وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مصناف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کر دی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔ ۱

عرض۔ وَلَقَدْ سَلَّاهُ نَزْلَتْنَا آخِرَىٰ ۚ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۚ عِندَ كَسِّ سِدْرٍ مِّنْ طَرَفٍ ۚ

ارشاد۔ والا کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت

نہ سماع موٹی میں حضرت عائشہ کس سماع کا انکار فرماتی ہیں۔

نہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس معراج سے انکار فرماتی ہیں۔

نہ علم مافی الغد کے بارے میں حضرت عائشہ کس علم کا انکار فرماتی ہیں۔

۱۷۔ "مصفوف الجہالت" کے الفاظ استعمال کیے جیسے "فتوٰ میر الاجصار مفعول"